82886-ہوٹل کے سٹور کیپر کی ملازمت اور وہاں شراب بھی ہے

سوال

میں ایک ہوٹل کا سٹور کیپر ہوں، اور اس سٹور میں شراب بھی ہے یہ علم میں رہے کہ میں اسے ہاتھ بھی نہیں لگاتا!! کیا میرا یہ کام حلال ہے یا حرام ؟

اور اگر مجھے کوئی اور کام نہ ملے تو کیا اس کا حکم تبدیل ہو سکتا ہے، کیونکہ میں شادی شدہ ہوں ؟

پسندیدہ جواب

شراب ام الخبائث ہے جیسا کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

" شراب ام الخبائث ہے "

اسے طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا
ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں حسن قرار دیا ہے.

اس لیے نہ تو شراب نوشی جائز ہے، اور
نہ ہی شراب کا اٹھانا اور اسے فروخت کرنا، اور نہ ہی خریدنا، اور نہ ہی کسی بھی
طریقہ سے شراب کے معاملہ میں معاونت کرنا، مثلا رجسٹر میں اس کی کمیت کا اندراج
کرنا، یا کمپیوٹر میں اس کی ڈیٹا محفوظ کرنا، کیونکہ اس پر بہت شدید وعید اور لعنت
وارد ہوئی ہے.

جیسا کہ ابو داود اور ابن ماجہ کی
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی حدیث میں بیان ہوا ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان
کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اللہ تعالی نے شراب پر اور شراب
نوشی کرنے والے، اور شراب لے جانے والے، اور شراب فروخت کرنے والے، اور شراب خریدنے
والے، اور شراب کشید کرنے والے، اور کشید کروانے والے، اور اسے اٹھا کر لے جانے
والے، اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائے ان سب پر لعنت فرمائی ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (3674) سنن
ابن ماجہ حدیث نمبر (3380) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں
اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ترمذی رحمہ اللہ نے انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
شراب کے سلسلہ میں دس افراد پر لعنت فرمائی:

شراب کشید کرنے والے پر، اور کشید
کروانے والے پر، اور شراب نوشی کرنے والے پر، اور شراب اٹھا کر لے جانے والے پر،
اور جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے، اور شراب پلانے والے پر، اور شراب فروخت کرنے،
اور شراب کی قیمت کھانے والے پر اور شراب خریدنے والے پر، اور جس کے لیے خریدی گئی
ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1295).

بلاشک و شبہ آپ کا اس سٹور پر کام
کرنا جہاں شراب پائی جاتی ہے، اس کا تقاضا ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے، اور اس کا
حساب و کتاب رکھا جائے اور اس کی کمیت کا اندراج کیا جائے، اور اس برائی کو اٹھا کر
لے جانے اور وقتا فوقتا وہاں سے منتقل کرنے پر خاموش رہا جائے.

اس بنا پر آپ کے لیے یہ ملازمت اور
کام جاری رکھنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں گناہ و معصیت ظلم و زیادتی میں معاونت
ہوتی ہے، اور برائی سے منع کرنے کو ترک کرنا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے:

"جس نے بھی تم میں سے کوئی برائی
دیکھی تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنی
زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اپنے دل سے منع کرے اور یہ
ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(49).

اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ دل سے
برائی کا انکار اور روکنے کے لیے شرط ہے کہ برائی والی جگہ کو چھوڑ دیا جائے، اس کی
دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

.{اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی
کتاب میں یہ حکم نازل کرچکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیات کے
ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ مت بیٹھو! جب تک
کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا
اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے}.النساء (140
).

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ تعالی :

.{تو تم اس مجلس میں ان کے ساتھ مت
بیٹھو! حتی کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں کرنے لگیں}.

یعنی کفر کے علاوہ دوسری باتیں کرنے
لگیں.

.{ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو}.

تو یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ
معصیت وگناہ کے مرتکب افراد سے جب برائی ظاہر ہو تو ان سے اجتناب کرنا واجب ہے؛
کیونکہ جو شخص ان سے اجتناب نہیں کریگا اور علیحدہ نہیں ہوگا وہ ان کے فعل سے راضی
ہے، اور کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا تم بھی اس وقت انہی جیسے
ہو}.

تو ہر وہ شخص جو معصیت و نافرمانی کی
مجلس میں بیٹھا اور اس نے برائی سے منع نہ کیا تو وہ بھی گناہ میں ان کے ساتھ برابر کا شریک ہے.

جب وہ معصیت و نافرمانی کی بات کریں
اور اس پر عمل کریں تو انہیں اس سے روکنا واجب ہے، اور اگر وہ منع کرنے اور روکنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا تو پھر اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے تا کہ وہ اس آیت والوں میں شامل نہ ہو جائے.

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے بیان
کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو شراب نوشی کرتے ہوئے پکڑ لیا تو وہاں حاضرین میں سے ایک شخص کے متعلق انہیں کہا گیا کہ وہ تو روزہ سے تھا، تو عمر بن عبد العزیز نے اسے بھی ادب سکھانے میں شامل کیا اور یہ آیت تلاوت کی:

.{تم بھی اس وقت انہی میں سے ہو}.

یعنی معصیت و نافرمانی پر راضی ہونا
بھی معصیت ہے، اسی لیے برائی کرنے والے اور اس پر راضی ہونے والا بھی معصیت اور برائی کی سزا کا مستحق ہے حتی کہ وہ سب ہلاک ہو جائیں، اور یہ مماثلت سب صفات میں نہیں، لیکن مقارنہ سے ظاہری مشابہت کی بنا پر حکم لگانا ہے، جس طرح یہ قول ہے: ہر دوست مقارنہ کرنے والے کی اقتدا کرتا ہے" انتہی.

آپ کو کوئی اور مباح اور جائز کام
تلاش کرنا چاہیے، اور آپ کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ روزی اللہ تعالی کی جانب سے ہے، اور اللہ تعالی اپنے مومن بندے کو کبھی ضائع نہیں کرتا، اور آپ کو تنگی رزق، اور معاشی حالت میں تنگی، اور کچھ دیر کے لیے مشکل وقت سے نکلنے میں تاخیر ہونا اور برے حالات اس پر نہ ابھاریں کہ آپ اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کر کے رزق تلاش کریں، اس سے اجتناب کریں.

ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سنن ابن ماجہ
میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے لوگو! اللہ تعالی کا تقوی اور
ڈر اختیار کرو، اور روزی طلب کرنے میں پاکیزہ اور خوبصورت طریقہ اختیار کرو، کیونکہ
کوئی بھی جان اس وقت تک فوت نہیں ہوگی جب تک کہ وہ اپنا رزق پورا نہ کر لے، چاہے وہ
اس سے سست اور لیٹ ہو جائے، تو اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے طلب کرنے میں
خوبصورتی اختیار کرو؛ اور جو حلال ہے وہ لے لو، اور جو حرام ہے اسے چھوڑ دو"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2144)
علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ہمارے محترم بھائی آپ کو یہ علم ہونا
چاہیے کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کے لیے کوئی چیز ترک کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس سے
بھی بہتر اور اچھی چیز عطا فرماتا ہے.

جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ نے ابو
قتادہ اور ابو دھماء رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے وہ دونوں بیان کرتے ہیں
کہ:

"ہم ایک بادیہ نشین کے پاس گئے اور
کہنے لگے: کیا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ سے کچھ سنا ہے؟!

تو اس نے جواب دیا: جی ہاں، میں نے
انہیں سنا آپ فرما رہے تھے:

"بلاشبہ تو جو چیز بھی اللہ تعالی
کے چھوڑے گا، اللہ تعالی اس کے بدلے تجھے اس سے بھی اچھی اور بہتر چیز عطا فرمائیگا
"

مسند احمد حدیث نمبر (22565) شیخ
ارناؤوط کہتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ
الضعیفۃ حدیث نمبر (5) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور آپ کو جتنی بھی معاشی تنگی آئے
وہ اس عظیم اور بڑی برائی اور معصیت دیکھنے سے بھی آسان اور ہلکی ہے، اور ان جیسی
جگہوں پر کام اور ملازمت کرنا جہاں پر لعنت برستی ہو، اور وہ مال کمانا جس میں کوئی

خیر و بھلائی نہ ہو نہ تو اس میں آپ کے لیے کوئی بھلائی اور خیر ہے اور نہ ہی آپ کے
اہل و عیال کے لیے، اس لیے آپ اس ملازمت کو ترک کرنے میں جتنی بھی جلدی ہو سکے کریں
اور اس بیماری سے نکل جائیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ کو اپنے فضل و کرم سے روزی عطا فرمائے.

واللہ اعلم.